بِسمِ اللهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ جرمنی

اخبار احمدیہ

جلد نمبر 10 مدیر:- نعیم احمد نیّر، کتابت وڈیزائنگ:- محمد احمد ویلے، عاصم شہزاد، رشید الدین ماہ تبلیغ 1384 ہش، بمطابق فروری 2005ء **مصلح موعودؓ نمبر** شمارہ نمبر2

جرمنی بھر کی نئی تعمیر شدہ مساجد میں شہریوں کو دعوت عام

مذہب ہر ایک شخص کا ذاتی حق ہے، میئر (قسط نمبر دو)

بیت الناصر بریمن

مسجد ''بیت الناصر'' بریمن میں سو مساجد پروگرام کے تحت ''پانچ ہزار آٹھ سو'' مربع میٹر پر تعمیر کی گئی ہے۔ یہ مسجد اپنی طرز تعمیر میں منفرد نیز خوبصورت اور کشادہ ہے۔ اس میں چار سو پچاس نمازیوں کے لیے گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ اس میں ہشت پہلو دو وسیع ہال، دفتر، کانفرنس روم، لائبریری اور کچن تعمیر کیا گیا ہے۔ اس سادہ مگر خوبصورت مسجد کو دیکھ کر بے اختیار خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کو دل کرتا ہے جس نے محض اپنے فضل سے اس کو تعمیر کرنے کی توفیق عطا کی۔ الحمد للہ

مورخہ 4 دسمبر 2004ء کو یہاں معزز شہریوں کے لیے تعارفی پروگرام ہوا جس میں شہر کے میئر کے علاوہ سیاسی پارٹیوں کے اعلیٰ عہدیدار، پولیس کے اعلیٰ افسران، گرجے کے نمائندے، اخباری نمائندے ڈاکٹرز، وکیل، اُستاد وغیرہ شامل ہوئے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو صادق احمد بٹ صاحب نے کی۔ اس کے بعد تین بچیوں نے ترانہ پیش کیا۔ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت جرمنی نے حاضرین کو مسجد کا تعارف کروایا۔ نیز مکرم ھدایت اللہ صاحب ہبش نے بھی تعارفی کلمات کہے اور مہمانوں کے سوالوں کے جواب دیئے۔ اس موقع پر مکرم و محترم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مکرم راجہ محمد یوسف صاحب سیکرٹری امور خارجہ بھی تشریف فرما تھے۔ شہر کے میئر نے اپنے خطاب میں کہا کہ مذہب ہر ایک شخص کا ذاتی حق ہے۔ وہ کوئی بھی عقیدہ رکھے اگر ملکی قانون کی پابندی کرنے والا ہو تو ہمارے نزدیک محترم ہے۔ اسی اصول پر ہم نے اس مسجد کی تعمیر کی اجازت دی ہے۔ امید ہے جماعت احمدیہ اپنی سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے معاشرہ میں امن، سلامتی اور بھائی چارہ کو فروغ دے گی۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے دوران مہمانان کرام اور میزبان باہم مل جل گئے اور دوستانہ ماحول میں مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات جاری رہا۔ ARD اور NDR ٹیلی ویژن کے علاوہ MTA نے بھی تقریب کی ریکارڈنگ کی اور مکرم امیر صاحب جرمنی و دیگر شخصیات کے انٹرویو لیئے اور اسے متعدد مرتبہ نشر کیا۔ اخبارات نے بھی اس تقریب کی خوب اشاعت کی۔ قارئین کی خدمت میں درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس علاقے میں بھی ترقی عطا کرے اور ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا کرے، آمین۔

(رپورٹ طارق احمد بٹ، صدر جماعت احمدیہ بریمن)

پیش گوئی ''مصلح موعودؓ'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں

'حضورؑ نے اپنی کتاب ('آئینہ کمالات اسلام') میں عربی میں پیشگوئی کے الفاظ لکھنے کے بعد تحریر فرمایا۔ ترجمہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی اور اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک لڑکا عطا کرے گا جو اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اور (کسی بات میں) اس کی نافرمانی نہیں کرے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہوگا۔ اور اس میں بھید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اور اولیاء کو بشارت نہیں دیتا مگر جبکہ اس نے نیکوں کو پیدا کرنا مقدر کیا ہو۔ اور یہ وہ بشارت ہے جو مجھے اس دعویٰ سے کئی سال پہلے دی گئی تا کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس علم کے ساتھ ان لوگوں کے سامنے (جو انتظار کرتے تھے اور مسیح کے جلدی ظہور کے لئے چشم براہ تھے) متعارف کرادے۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ 579,578 مطبوعہ فروری 1893ء)

''خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریّت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دے گا۔ وہ اسیروں کو رستگاری بخشے گا اور ان کو جو شبہات کے زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دے گا۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء لیکن یہ عاجز ایک خاص پیشگوئی کے مطابق جو خدا تعالیٰ کی مقدس کتابوں میں پائی جاتی ہے مسیح موعود کے نام پر آیا ہے۔ واللہ اعلم و علمہ احکم۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 156,155 مطبوعہ ذی الحجہ 1308ھ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ''تریاق القلوب'' میں تحریر فرمایا ''الہام یہ بتلاتا تھا کہ چار لڑکے پیدا ہوں گے اور ایک کو ان میں سے ایک مرد خدا مسیح صفت الہام نے بیان کیا ہے سو خدا تعالیٰ کے فضل سے چار لڑکے پیدا ہو گئے'' (تریاق القلوب مطبوعہ 1902ء صفحہ 14)

پھر فرمایا ''میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر...... خبر دی کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ **انّا نبشّرک بغلام حسین** یعنی ہم تجھے ایک حسین لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں۔...... دہلی میں میری شادی ہوئی اور خدا نے وہ لڑکا بھی دیا اور تین اور عطا کئے'' (تریاق القلوب مطبوعہ 1902ء صفحہ 34)

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

جرمنی بھر میں سالانہ تعلیم القرآن کلاسوں کا انعقاد

تعلیم القرآن کلاس لوکل امارت مائنز ویزبادن

مرکزی ہدایات کے مطابق امسال بھی موسم سرما کی تعطیلات میں طلباء و طالبات کے لئے تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں شعبہ تعلیم جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے تیار کردہ نصاب کو پڑھایا گیا۔ 24 دسمبر تا 30 دسمبر 2004ء طالبات کی اور 31 دسمبر تا 6 جنوری 2005ء طلباء کی کلاسیں ویزبادن کے نماز سینٹر میں منعقد ہوئیں۔ یہ کلاسیں صبح دس بجے سے شام چھے بجے تک جاری رہیں۔ طلباء و طالبات کے لئے کھانے، چائے اور ریفریشمنٹ کا بھی انتظام کیا گیا۔

دیگر اساتذہ کے علاوہ محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج اور محترم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے بھی ہر دو کلاسز میں تشریف لا کر فقہ، علم کلام اور موازنہ مذاہب کی تدریس کے ساتھ ساتھ سوالات کے جوابات اور دیگر امور میں بھی رہنمائی فرمائی۔ لوکل امارت مائنز ویزبادن کی چھے جماعتوں سے 27 طالبات اور 24 طلباء نے اس کلاس سے استفادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ سب کے علوم میں اضافہ فرماتے ہوئے ہر ایک کو قرآنی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی سعادت عطا فرماتا رہے، آمین۔

(رپورٹ صادق محمد طاہر سیکرٹری تعلیم، لوکل امارت)

سالانہ تعلیم القرآن کلاس ریجن ہیسن زودو لوکل امارت ڈارمسٹڈ

خدا تعالیٰ کے فضل سے ریجن کو اپنی چھٹی کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مگر اس بار یہ بات قابل فخر ہے کہ ریجن ہیسن Süd اور لوکل امارت ڈارمسٹڈ کی یہ پہلی مشترکہ تعلیم القرآن کلاس تھی۔ طلباء و طالبات کی الگ الگ کلاس 2 جنوری سے 6 جنوری 2005 تک مسجد نور الدین ڈارمسٹڈ میں منعقد ہوئی۔ طالبات کی تعلیم القرآن کلاس کا باقاعدہ افتتاح صبح گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہو۔ اس کے بعد محترمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ (جرمنی) نے

(بقیہ صفحہ ۴ پر)

حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیلؓ صاحب سے مروی ہے کہ ''حضرت صاحبؑ ایک دفعہ سالانہ جلسہ پر تقریر کر کے واپس گھر تشریف لائے تو حضرت میاں صاحب (خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) سے جن کی عمر اس وقت 12,10 سال کی ہوگی پوچھا کہ میاں یاد بھی ہے کہ آج میں نے کیا تقریر کی تھی؟ میاں صاحب نے اس تقریر کو اپنی سمجھ اور حافظہ کے موافق دہرایا تو حضرت صاحبؑ بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے خوب یاد رکھا ہے''

آپ کے عہد طفولیت کی سب سے بڑی خصوصیت یہ نظر آتی ہے کہ آپ کو چھوٹی عمر سے ہی نماز پڑھنے اور لمبی لمبی دُعائیں کرنے کا بے حد شوق تھا۔ دراصل آپ روزانہ اپنی آنکھوں سے قبولیت دعا کے تازہ بتازہ نشانات اور معجزات مشاہدہ کرتے تھے جنہوں نے آپ کو رفتہ رفتہ معرفت، بصیرت اور یقین و ایمان کی مستحکم چٹان پر کھڑا کر دیا تھا۔ خود فرماتے ہیں ''ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت کے ایسے نشان دیکھے ہیں ان کے دیکھنے کے بعد خدا تعالیٰ کے وجود میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا۔ پھر خود اپنی ذات میں بھی اس نشان کا مشاہدہ کیا ہے اور بارہا حیرت انگیز ذرائع سے دُعاؤں کو قبول ہوتے دیکھا ہے''

حضرت مفتی محمد صادقؓ صاحب کی چشم دید شہادت ہے کہ ''چونکہ عاجز نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت 1890ء کے اخیر میں کر لی تھی اور اس وقت سے ہمیشہ آمد و رفت کا سلسلہ متواتر جاری رہا۔ میں حضرت اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کو ان کے بچپن سے دیکھ رہا ہوں کہ کس طرح ہمیشہ ان کی عادت حیا اور شرافت اور صداقت اور دین کی طرف متوجہ ہونے کی تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دینی کاموں میں بچپن سے ہی ان کو شوق تھا۔ نمازوں میں اکثر حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ جامع مسجد میں جاتے اور خطبہ سنتے۔ ایک دفعہ مجھے یاد ہے جب آپ کی عمر دس سال کے قریب ہوگی آپ مسجد اقصیٰ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ نماز میں کھڑے تھے اور پھر سجدہ میں بہت

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

بقیہ پیش گوئی ''مصلح موعودؓ'' ۔۔۔۔۔روشنی میں

''میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی ۔اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ محمود۔ تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا''

(تریاق القلوب مطبوعہ 1902ء صفحہ 40)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ستمبر 1902ء میں تحفہ گولڑویہ'' شائع فرمائی تو اس میں دنیا کو پسر موعود سے متعلق نشان کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا

''خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہو گا اور مظہر الحق و العلاء ہو گا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا'' (تحفہ گولڑویہ صفحہ 56 مطبوعہ 1902ء)

حضرت اقدس علیہ السلام نے اسی سال ''نزول المسیح'' تالیف فرمائی اور اس میں سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کا ذکر فرمایا کہ

''مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکے کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ چنانچہ قبل ولادت بذریعہ اشتہار کے وہ پیشگوئی شائع ہوئی پھر بعد اس کے لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بھی رؤیا کے مطابق محمود احمد رکھا گیا اور یہ پہلا لڑکا ہے جو سب سے بڑا ہے۔'' (نزول المسیح صفحہ 192 مطبوعہ اگست 1909ء))

بقیہ حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن

رو رہے تھے۔

حضرت شیخ محمد اسمٰعیل سرساویؓ کا بیان ہے کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے آپ کے بچپن کو دیکھا اور پھر اسی بچپن میں آپ کے ایثار اور آپ کی نیکی اور تقویٰ کو خوب دیکھا۔ ہم نے دیکھا کہ آپ کے قلب میں دین کا ایک جوش موجزن تھا اور بچپن ہی سے آپ دُعاؤں میں اس قدر محو اور غرق ہوتے تھے کہ ہم تعجب سے دیکھا کرتے تھے کہ یہ جوش ہم میں کیوں نہیں؟ آپ بعض وقت دُعا میں ایسے محو ہوتے تھے کہ ہم ہاتھ اٹھائے اٹھائے تھک جاتے تھے لیکن آپ کو اپنی محویت میں اس قدر بھی معلوم نہ رہتا کہ کس قدر وقت گزر گیا ہے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سورج گرہن کی نماز پڑھنے کے لئے ہم مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے۔ نماز مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے پڑھائی اور نماز کے بعد مولوی صاحب نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کی کہ ''میاں آپ دُعا شروع کریں'' آپ نے دُعا شروع فرمائی مگر آپ اس دُعا میں ایسے محو ہوئے کہ آپ کو یہ خبر ہی نہ رہی کہ میرے ساتھ اور لوگ بھی دُعا میں شریک ہیں۔ دُعا میں جس قدر لوگ شامل تھے ان کے ہاتھ اُٹھے اُٹھے اس قدر تھک گئے کہ وہ شل ہونے کے قریب ہو گئے۔ اور کئی کمزور صحت کے لوگ تو پریشان ہو گئے۔ تب مولوی محمد احسن صاحب نے جو خود بھی تھک چکے تھے دُعا کے خاتمہ کے الفاظ بلند آواز میں کہنے شروع کئے جسے سن کر آپ نے دُعا ختم فرمائی۔

حضرت شیخ محمد اسمٰعیلؓ نے اپنے اس بیان میں مزید یہ لکھا ہے کہ ہم نے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ میاں محمود ہی ہیں اور ہم نے آپ سے یہ بھی سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ میں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 24،25،26)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آپ کے دل میں جس قدر ادب و احترام تھا اس کا اندازہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ آپ نے اپنی ذاتی ضرورت کے لئے حضورؑ سے کبھی کوئی مطالبہ اپنی زبان سے نہیں کیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ ذاتی ضرورت کے لیئے میں نے کبھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی کچھ نہیں مانگا۔ مجھے جب کوئی ضرورت پیش آتی میں خاموش پاس کھڑا ہو جایا کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سمجھ جاتے کہ اسے کوئی ضرورت ہے چنانچہ آپ ہماری والدہ صاحبہ سے کہتے کہ اسے کوئی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ پتہ لو یہ کیا چاہتا ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4، صفحہ 22)

حضرت بھائی عبدالرحمٰنؓ قادیانی تحریر فرماتے ہیں۔ ''تشحیذ الاذہان کا پہلا اور ابتدائی نام انجمن ہمدردان اسلام تھا جو بالکل ابتدائی ایام اور پرانے زمانہ کی یادگار ہے جبکہ سیدنا محمود بمشکل آٹھ نو برس کے تھے۔ آپ کے دینی شغف اور روحانی ارتقاء کی یہ پہلی سیڑھی تھی جو حقیقتاً آپ ہی کی تحریک خواہش اور آرزو پر قائم ہوئی تھی کھیل کود اور بچپنے کے دوسرے اشغال میں انہماک کے باوجود آپ کے دل میں خدمت اسلام کا ایسا جوش اور جذبہ نظر آیا کرتا تھا جس کی نظیر بڑے بوڑھوں میں بھی شاذ ہی ہوتی۔ آپ کی ہر ادا میں اس کا جلوہ اور ہر حرکت میں اس کا رنگ غالب و نمایاں ہے جسے آپ کی کھیلوں کے دیکھنے اور مشاغل کو جانچنے کا اکثر موقع ملتا تھا (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 40،39)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں' 1898ء میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی گو بوجہ احمدیت (کی) پیدائش کے میں پیدائش سے ہی احمدی تھا مگر یہ بیعت گویا میرے احساس قلبی کے دریا کے اندر حرکت پیدا کرنے کی علامت تھی۔'' (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 40)

آپ نے پہلا روزہ بارہ تیرا برس کی عمر میں رکھا چنانچہ خود ہی فرماتے ہیں ''مجھے جہاں تک یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے پہلا روزہ رکھنے کی اجازت بارہ تیرا سال کی عمر میں دی تھی۔ ...... مجھے پہلے سال صرف ایک روزہ رکھنے کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اجازت دی تھی۔'' (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 45،40)

سیدنا حضرت محمود بچپن میں ٹوپی پہنا کرتے تھے لیکن ایک دفعہ عید کے روز آپ نے ٹوپی پہن رکھی تھی کہ حضورؑ نے آپ کو دیکھ کر فرمایا۔ میاں تم نے عید کے دن بھی ٹوپی پہنی ہے آپ نے اسی وقت ٹوپی اتار دی اور پگڑی باندھ لی اور کچھ عرصہ بعد ٹوپی کا استعمال ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا۔ ہمارے ملک کے بچوں میں ایک دلچسپ کھیل رائج ہے۔ کہ ایک لڑکا بیٹھ جاتا ہے اور باقی سب لڑکے اس کے سر پر اوپر نیچے مٹھیاں بند کر کے رکھتے چلے جاتے ہیں۔ آپ بچپن میں یہ کھیل کھیلا کرتے تھے مگر یہ ابتدائی عمر کی بات ہے ورنہ تعلیمی دور اور اس کے بعد آپ کی پسندیدہ کھیل بیڈمنٹن اور فٹ بال تھی جو اپنے زمانہ خلافت سے قبل آپ ایک عرصہ تک کھیلتے رہے۔۔۔۔۔۔

ان ورزشی کھیلوں کے علاوہ شکار سے بھی آپ کو رغبت تھی جس کی وجہ خود اپنے قلم سے لکھتے ہیں کہ ''میں ابتدائی ایام سے بندوق چلانے کا شائق رہا ہوں۔ بچپن میں ہی مجھے شکار کا شوق تھا۔ میں شکار خود نہیں کھاتا تھا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لا کر دے دیتا تھا۔ آپ چونکہ دماغی کام کرتے تھے اس لئے شکار کا گوشت آپ کے لئے مفید ہوتا اور آپ اسے پسند فرماتے تھے۔ اس وقت مجھے اتنی مشق تھی کہ میں پانچ چھ چھرے لے جاتا اور ہوائی بندوق سے چار پانچ پرندے مار لاتا تھا حالانکہ وہ بندوق بھی معمولی قسم کی ہوائی بندوق ہوتی تھی۔،، آپ کشتی رانی اور تیراکی بھی کرتے تھے۔ چنانچہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک چھوٹی کشتی بھی جہلم سے منگوا کر دی تھی اور آپ کو تیراکی سکھانے کے لئے ابو سعید عرب مقرر ہوئے تھے۔۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب جو پہلی مرتبہ 1905ء میں قادیان آئے تو انہوں نے اپنی آنکھوں سے حضور کو ڈھاب میں کشتی چلاتے دیکھا ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 19،18)

پندرہ سولہ سال کی عمر میں حضرت سیدنا محمود احمد صاحب پر الہام ہوا۔ ''ان الذین ا تبعوک فوق الذین کفرو اا لیٰ یوم القیمۃ''۔ یعنی وہ لوگ جو تیرے متبع ہیں وہ تیرے نہ ماننے والوں پر قیامت تک غالب رہیں گے۔ آپ اس الہام کی نسبت فرماتے ہیں کہ ''میں نے جا کر حضرت مسیح موعو د علیہ الصلوٰۃ السلام کو بتا دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کو اپنے الہامات کی کاپی میں لکھ لیا۔ ...... پہلے میں اسے صرف خلافت کے متعلق سمجھتا تھا لیکن اب میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا ہے کہ اس الہام میں میرے اس منصب کی طرف اشارہ تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے ملنے والا تھا (یعنی مصلح موعود کا منصب)۔ (تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 55)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ریجن ہیسن ویسٹ میں اجتماع واقفین نو اور یومِ والدین

مورخہ 19 دسمبر 2004ء کو ریجن ہیسن ویسٹ میں واقفین نو کا ششماہی اجتماع منعقد ہوا۔ اوّل سیشن میں تلاوت قرآن کریم معہ اُردو، جرمن ترجمہ عزیزم مزمّل نے کی اور نظم سلمان احمد نے ترنم سے پڑھی۔ افتتاحی خطاب میں مکرم محمود احمد مظفر صاحب نے شعبہ وقف نو سے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ واقفین اور واقفات نو کے حفظ قرآن، نظم، تقاریر اور سوال جواب کے علیحدہ علیحدہ مقابلہ جات کروائے گئے۔ وقفہ کے دوران کھانا، چائے، جوس اور چاکلیٹ سے تواضع کی گئی۔ سیشن دوم کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اجتماع کی رپورٹ خاکسارہ نے پیش کی اور ساتھ ہی نئے سیکرٹری وقف نو کا تعارف کروایا گیا۔ آخر میں ریجنل امیر صاحب نے خطاب کیا اور والدین کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا'' دین کی خاطر جو وقت آپ ان بچوں پر صرف کریں گے وہ ضائع نہیں جائے گا اُس کا میٹھا پھل ان بچوں کے سنورنے کے نتیجے میں آپ کو ملے گا جو دنیاوی دولتوں سے کہیں زیادہ سکون بخش ہوگا'' امیر صاحب نے نمازوں میں باقاعدگی اور دُعا کرنے کی تلقین بھی کی۔ اس کے بعد اسناد تقسیم کی گئیں۔ دُعا کے ساتھ اجتماع کا بخیر وخوبی اختتام ہوا۔

مورخہ 21 نومبر 2004ء کو مسجد: بیت العزیز: میں یومِ والدین منایا گیا جس میں مرکزی نمائندہ مکرم و محترم راجہ یوسف صاحب نے شرکت فرمائی۔ اِس بابرکت تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا۔ اردو و جرمن ترجمہ کے بعد نظم پیش کی گئی۔ مکرم و محترم ریجنل امیر صاحب نے حاضرین سے مرکزی نمائندہ کا تعارف کروایا۔ مکرم و محترم راجہ یوسف صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ ایک نئے رنگ میں وقفِ نو کی ضرورت کو کئی سال پہلے خدائی القاء کے ذریعہ محسوس کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت کے سامنے رکھا اور آج موجودہ حالات اِس کی ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں۔ اِسلام کی بدنامی کے داغ میں دفاع کی کوششوں کو بغیر احمدیت کے کوئی دور نہیں کر سکتا اور واقفینِ نو کی فوج ہی اِس کا دفاع کرے گی۔ والدین کو اِن کی پرورش، تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ایک گھنٹہ سے زائد اپنے خطاب کو مختلف اصولوں کی روشنی اور ہدایات پر ختم کیا۔ کل 162 والدین نے شرکت کی۔ کھانے اور نماز ظہر و عصر بعد دُعا پروگرام کا اختتام ہوا۔

(نرگس ظفر، ریجنل معاونہ وقفِ نو ہیسن ویسٹ)

ننھے واقفینِ نو بچوں کا دورہ آلٹن ہائیم

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جماعت ہمپن ہائیم کے واقفینِ نو بچوں نے Benzheim کے آلٹن ہائیم کا دورہ کیا اور احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ انتظامیہ نے بچوں کے خدمت خلق کے جذبے کو بیحد سراہا۔ اس پروگرام میں 14 بچوں اور 4 بچیوں نے حصہ لیا نیز قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور زعیم صاحب انصار اللہ نے بھرپور تعاون کیا۔

(رپورٹ محمد قاسم، سیکرٹری وقفِ نو ہمپن ہائیم)

بقیہ حضرت مصلح موعودؓ کی قرآن کریم کے لئے خدمات

دیباچہ میں نہایت عالمانہ رنگ میں معترضین اسلام بالخصوص مستشرقین کے اعتراضاتِ باطلہ کا رد کیا گیا ہے''۔ مستشرقین نے قرآنی تراجم اور تفاسیر کی آڑ میں اسلام پر بہت حملے کئے ہیں خاص طور پر تعدد ازواج' اسلامی پردہ' اسلامی جنگیں' عورتوں کے حقوق جیسے مسائل پر دل کھول کر حملے کئے اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی۔ لیکن تفسیر نے اُن تمام کا قلع قمع کر دیا۔

1945ء میں جب آپ مسجد مبارک ربوہ میں عصر کی نماز پڑھا کر واپس آنے لگے تو ایک دشمن نے چاقو سے آپ پر حملہ کر دیا۔ آپ کی گردن پر بہت گہرا زخم لگا لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو بچا لیا اس کے بعد آپ کافی لمبا عرصہ بیمار رہے مگر بیماری میں بھی کام نہیں چھوڑا اور مسلسل کام کرتے رہے۔ تفسیر صغیر کا سارا کام آپ نے اپنی بیماری میں ہی کیا۔ ساری ساری رات جاگ کر قرآن شریف کی تفسیر لکھتے رہتے۔ (سوانح مصلح موعودؓ، از امۃ القدوس صفحہ 41،40)

(شیخ عبدالمجید، سٹائن باخ)

عظیم الشان پیشگوئی، مصلح موعودؓ

قادیان کے ہندوؤں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نشان نمائی کا مطالبہ کیا اور اس نشان نمائی کے لئے آپ نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق چالیس روز تک ہوشیار پور میں چلہ کشی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی تضرعات کو سنا اور دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور آپ کو ایک عظیم بشارت دی جو جماعت احمدیہ میں ''پیشگوئی مصلح موعودؓ'' کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی صداقت کے اس نشان کو 20 فروری 1886ء کو لکھ کر ایک سبز رنگ کے کاغذ پر چھپوایا جو سبز اشتہار کے نام سے موسوم ہے۔ پسر موعود کے متعلق پیش خبری کے کچھ الفاظ یہ ہیں

''اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا ....'' (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 101)

کسی پیشگوئی کی حقیقت عموماً اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب وہ پوری ہوتی ہے۔ اس شہرہ آفاق پیشگوئی ''مصلح موعودؓ'' کی عظمت کا اندازہ ان غیبی خبروں سے ہوتا ہے جو اپنے وقت میں کمال آب و تاب سے پوری ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت یہ بشیر ثانی جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ صاحب تھے جو 12 جنوری 1889ء کو جمعہ ہفتہ کی درمیانی رات میں قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے مبارک وجود میں ابتداء سے ہی پسر موعود کی جھلک نمایاں تھی اور قوم کے سامنے آچکی تھی۔ لیکن جب آپ مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو ایک عالم کی آنکھیں خیرہ ہوگئیں اور بالآخر سبھی یہ تسلیم کرنے پر مجبور تھے کہ آپ اپنے وقت کی عظیم ترین ہستی ہیں۔ اس پیشگوئی کے الفاظ سے آپ کی ساری زندگی کا نقشہ سامنے آتا ہے کہ وہ پسر موعود کس شان اور کن اوصاف حمیدہ کا مالک ہوگا۔ حضرت مصلح موعودؓ واقعی عظمت و بزرگی میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ وہ دنیا میں آئے اور اپنے مسیحی نفس سے بہت سے دلوں میں ایمان کی روح پھونک دی اور دلوں میں بسی ہوئی جہالت کی بیماریوں کو نسخہ کیمیا یعنی قرآن مجید کی تعلیمات سے دور کیا۔ وہ کلمۃ اللہ بن کر آئے اور خدا کی پاکیزگیوں اور طاقتوں کا مظہر ثابت ہوئے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ''سبز اشتہار میں جو (مصلح موعود) کی پیشگوئی ہے اس میں مجھے کوئی شبہ نہیں کہ وہ میرے متعلق ہی ہے۔'' گو حضرت مصلح موعود علی وجہ البصیرت اس رائے پر قائم تھے۔ مگر آپ پر مصلح موعود ہونے کا الٰہی انکشاف سفر لاہور کے دوران ایک رؤیا کے ذریعہ ۵،۶ جنوری 1944ء کی درمیانی شب ہوا۔ حضور پر اس رویاء میں یہ انکشاف ہوا کہ اس پیشگوئی کے مصداق آپ ہی ہیں۔ چنانچہ قادیان میں 28 جنوری 1944ء کو جمعہ کے روز خطبہ میں آپ نے اس کا اعلان فرمایا،

آپ بہت سی ایسی صفات کے مالک تھے جو ایک انسان میں مشکل سے ہی جمع ہو سکتی ہیں۔ آپ بے حد ذہین اور فہیم تھے اور فوراً ہر بات کی تہہ تک پہنچ جاتے تھے۔ دل کے حلیم اس قدر کہ بڑی سے بڑی بات کو انتہائی بردباری سے برداشت کر جاتے تھے اور علوم ظاہری و باطنی سے اس طرح پُر تھے کہ مشکل سے مشکل مسائل کے حل آپ کے ذہن پر منکشف ہو جاتے تھے۔ دنیا کا کوئی مفسر اور محدث آپ سے سبقت نہ لے جا سکا۔ وہ ایک نوری وجود تھے جس نے اپنی تمام تر تابانی اور پاکیزگی کردار کے ساتھ دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا اور اپنے بابرکت وجود کی خوشبو سے گلستان مہدی کو مہکا دیا۔ آپ کو خدا کی رضا مندی حاصل تھی اور آپ کی زندگی ہر لحظہ خدا کی محبت میں محو اور ہر سانس اشاعت دین کے لئے وقف رہی۔ پیشگوئی کے مطابق آپ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوئے۔ یعنی نفس کے اسیر، ہوا وہوس کے قیدی اور دنیاوی خواہشات کے غلام انسانوں کو راہ نجات کی طرف بلایا اور ان کو خدا کی محبت سے سرشار کر دیا اور آپ کی انتھک محنت سے احمدیت کا نور دنیا کے کناروں تک شہرت پا گیا اور احمدیت کا پرچم اُٹھائے دنیا کے ہر خطہ تک مبلغ پہنچے، آپؓ تقریر و تحریر میں بھی ایک منفرد مقام رکھتے تھے غیب سے مضامین آپ کے ذہن پر القاء ہوتے تھے آپ کی آواز میں وہ اثر تھا کہ دل کی گہرائیوں میں اُترتی چلی جاتی تھی آپ کی آواز ایک خدائی آواز تھی۔ یوں محسوس ہوا کرتا تھا کہ جیسے معانی و معارف کے دریا رواں ہیں جو آپ کی زبان مبارک سے جاری ہو رہے ہیں۔ آپ کے محاسن اور برکات اس قدر ہیں کہ کہاں تک بیان کئے جائیں مجھ میں ان کو بیان کرنے کی طاقت نہیں۔ الغرض حضرت مصلح موعود کا وجود ایک بابرکت وجود تھا۔ وہ ایک نور تھا جو زمانے کی تاریکیوں کو اُجالوں میں بدلنے آیا تھا۔ ملک و قوم اور اسلام کی محبت اس کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپؓ احمدیت کی تاریخ کا وہ زریں باب تھے جس کے بغیر بھی کوئی تاریخ مکمل نہ ہو سکے گی۔

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

(شیخ عبدالمجید، سٹائن باخ)

حضرت مصلح الموعودؓ کی قرآن کریم کے لئے گراں قدر خدمات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے ایک خبر دی تھی کہ آپ کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو مختلف صفات کا حامل ہوگا۔ اس میں ایک صفت یہ بیان کی گئی کہ ''وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا''۔ حضرت مصلح موعودؓ کسی کالج یا یونیورسٹی یا بڑے دینی مدرسہ سے فارغ التحصیل نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے بمطابق پیشگوئی آپ کو علوم ظاہری و باطنی سے پُر کر دیا۔ جس کا ایک ثبوت آپؓ کی معرکۃ الآراء تفسیر القرآن ہے جو کہ ''تفسیر کبیر'' کے نام سے دس جلدوں میں شائع ہوئی جبکہ تفسیر صغیر اس کے علاوہ ہے۔ آپؓ کی بیان کردہ تفسیر اپنے اندر بیش قیمت علوم کے خزانے سموئے ہوئے ہے اور آپ کی تفسیر کو وہ کمال حاصل ہے کہ ہر معاملہ کی تہہ تک پہنچ کر پوری تحقیق و تفصیل کے ساتھ تمام اعتراضات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور عین عقل سلیم کی گہرائی تک پہنچنے والی نظر سے بیان فرمائی ہے۔ آپ نے اپنی تفسیر میں سابقہ صحف کو بھی مدنظر رکھا اور پھر ان میں جہاں جہاں خامیاں پیدا کر دی گئی تھیں یا ہو گئی تھیں ان کو واضح کیا ہے ہر وہ شخص جو اس کا مطالعہ کرے اس تفسیر کا عاشق ہو جاتا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو یہ علم کی دولت جو قرآنی تفسیر کی صورت میں آپ نے دنیا والوں کے سامنے پیش کی خدا کی پیش خبری کے عین مطابق تھی۔ آپؓ کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کا جو علم دیا تھا وہ حیرت انگیز تھا۔ آپ نے ایک دفعہ تقریر کرتے ہوئے فرمایا ''میں جسے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی'' (الفضل 23 اپریل 1944ء) پس علماء نے کسی نے چیلنج قبول نہ کیا۔ آپ کی تفسیر قرآنی کے حاصل مطالعہ کی صورت میں جو تبصرے پیش کئے گئے ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اور تفصیلی ہیں۔ ان میں سے چند تبصروں کے بعض حصے اختصار کو مدنظر رکھ کر پیش کئے جا رہے ہیں۔

جناب اختر اورینوی صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی نے بیان کیا کہ پروفیسر عبدالمنان بیدل صدر شعبہ فارسی پٹنہ یونیورسٹی نے تفسیر کبیر خود پڑھنے کے علاوہ بہت سے دانشوروں اور شیوخ کو مطالعہ کے لئے دیں اور ان سے تبادلہ خیالات اور گفتگو کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ ''مرزا محمود کی تفسیر کے پایہ کی کوئی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی۔ آپ جدید تفسیر بھی مصر و شام سے منگوالیجئے اور چند ماہ بعد مجھ سے باتیں کیجئے۔ عربی و فارسی کے علماء بھونچکا رہ گئے'' (مجلہ الجامعہ ربوہ شمارہ ۹ صفحہ ۶۳ تا ۶۵ بحوالہ سوانح فضل عمر جلد سوم ۱۶۴) اسی طرح خود اختر اورینوی صاحب نے لکھا ''حضرت مرزا محمود احمد نے نہایت لطیف بلیغ انداز میں اس امر کو درجہ یقین تک پہنچا دیا ہے کہ قرآن مجید ایک کتاب عظیم ہے اور اس کے ابواب وعناصر اس کی سورتیں اور آیات گل وسیدہ کی طرح حسن یوسف کی مانند نظام شمسی کی مثال مربوط و منظم، متناسب، ہم آہنگ اور حسین ہیں۔ تفسیر کبیر کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ اس میں انسانی تقاضوں، ضرورتوں اور مسئلوں سے وابستہ بہ کثرت مضامین، نکتے اور تفاصیل ملتی ہیں اور ہماری روح اور ذہن کی تشنگی بجھاتی ہیں۔ ہر سورۃ ہر پارہ کی تفسیر میں معارف اور علوم کا دریائے رواں جوش مارتا ہوا نظر آتا ہے۔ معجزات، پیشگوئیوں، انبیاء اور غیر انبیاء کے خوابوں، رموز استعارات قرآنی، مقطعات کی حقیقی حکمت اور ایمان افروز تعبیروں سے تفسیر کبیر کے اوراق تابناک ہیں۔ ...... اس تفسیر کبیر کے عالم علم وعرفان کی تجلیات بیان کرنے کے لئے دفتر در دفتر چاہئیں۔ یہ تفسیر ملت اسلامیہ کی بے بہا دولت ہے۔ قرآن کریم کی اس تفسیر سے اُمت محمدیہ کا مستقبل وابستہ ہے۔'' (مجلہ الجامعہ ربوہ شمارہ نمبر ۹ صفحہ ۶۳ تا ۶۵)

اسی طرح مفسر قرآن علامہ عبدالماجد دریا آبادی نے مصلح موعودؓ کی وفات پر اظہار خیال کیا ''قرآن اور علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا اللہ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح و تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے''

(صدق جدید لکھنؤ 18 نومبر 1965ء)

حضرت مصلح موعودؓ کی زیر نگرانی انگریزی ترجمۃ القرآن بھی شائع ہوئے۔ ان میں مولانا شیر علیؓ صاحب کا ترجمہ مولانا غلام فرید صاحب کا ترجمہ مع تفسیری نوٹس کے شائع ہوا۔ اس کے علاوہ حضورؓ کی زیر نگرانی انگریزی تفسیر شائع ہوئی جس کی تین جلدیں مارچ 1963ء تک شائع ہو چکی تھیں اور دو جلدیں بعد میں شائع کی گئیں۔ اس تفسیر پر بھی تبصرے شائع ہوئے۔ ایک عرب اخبار کے طویل تبصرے میں سے چند لائنوں کا اقتباس پیش کیا جا رہا ہے۔ ''اپنی دنیوی مصروفیات میں بیحد مشغول و منہمک ہونے کے باوجود لوگ تحریک احمدیت اور اس کی نتیجہ خیز کوششوں اور ساتوں براعظموں میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے جدوجہد اور قربانیوں کو استعجاب و پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ ......

جناب امام جماعت احمدیہ نے اپنی اس تفسیر میں دشمنان اسلام کا بخوبی رد کیا ہے بالخصوص مستشرقین کے پیدا کردہ غلط خیالات اور ان کے اعتراضات کا جواب بے نظیر علمی رنگ میں دیا۔ (اخبار الاردن عمان (شرق الاردن 21 نومبر 1948ء)۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی کاوش، خدمت قرآن، اسلام میں ان کی تصنیف دیباچہ تفسیر القرآن ہے'' ہمیں عمان میں مقیم جماعت احمدیہ کے اسلامی مبلغ مرزا رشید احمد صاحب چغتائی کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قرآن مجید انگریزی ترجمہ موصول ہوا۔ اس کے شروع میں کوئی تین سو صفحات پر مشتمل ایک دیباچہ ہے جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کی تالیف ہے اور جس میں قرآن مجید سے متعدد قیمتی مضامین کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی سیرت مقدسہ بھی شامل ہے۔ قرآن مجید کا یہ ترجمہ گذشتہ تمام انگریزی ترجموں سے سبقت لے گیا ہے اور طباعت وغیرہ کی خوبیوں کی وجہ سے سبقت لے گیا اس میں کی گئی عمدہ تفسیر کا جدید علمی انداز بہت سی نئی معلومات اور حقائق و معارف دین حنیف پر آگاہی بخشتا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۲ پر)

Vol. 10 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue2
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Tel: 069-50688652, Fax: 069-50688666,
Email: akhbar3@yahoo.com

بقیہ جرمنی بھر میں تعلیم القرآن کلاسز

افتتاحی خطاب فرمایا جس میں تعلیم القرآن کلاس کے اغراض ومقاصد سے آگاہ کیا گیا نیز کہ کلاس سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے دُعا کے بعد کلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

مردوں کی تعلیم القرآن کلاس کا باقاعدہ افتتاح صبح 11:45 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم و محترم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب ریسرچ سائنسدان GSE نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ انہوں نے سب سے پہلے اپنا تعارف کروایا کہ انہوں نے MSC تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے پاس کی اور بتایا کہ مجھے یہ بھی شرف حاصل ہے کہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب اور نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جیسے عظیم اساتذہ کے زیر سایہ تعلیم حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی نیز گلاسگو سے PHD کی ہے۔ مزید کہا کہ قرآن مجید میں تمام علوم موجود ہیں اور اب ہر احمدی کا کام ہے کہ معلوم کرے کہ کہاں یہ علوم موجود ہیں۔ آپ نے حدیث نبی کریم ﷺ بیان کی کہ تم میں سے بہترین انسان وہ ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔ اور دوسرا وہ شخص جو مال خرچ کرتا ہے۔ اور آپ نے یہ بھی بتایا قرآن کریم کے ایک لفظ پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں مثلاً اَل م پڑھنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ قرآن کریم پڑھنے سے بڑی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

قرآن کریم 23 سال کے عرصہ میں نازل ہوا۔ آپ نے سورۃ فاتحہ کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر کسی حاکم کے سامنے پیش ہونا ہو تو سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر جانا چاہیے یا سامنے "یا عزیز" لکھ کر۔ قرآن مجید قیامت کے روز بخشش کی سفارش کرے گا۔ سورۃ البقرہ میں بڑی بزرگ آیات ہیں مثلاً آیت الکرسی، جو قرآن کریم کی سب آیات کی سردار ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ذکر کے بعد مختلف عظیم مذاہب کے رسولوں کا ذکر موجود ہے۔

سورۃ یاسین کے بارہ میں بتایا کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور سورۃ یاسین قرآن کا دل ہے۔ آخری تین آیات اسم اعظم ہیں ان آیات کو حفظ کریں۔ سورۃ اخلاص بڑی اہم سورۃ ہے اس میں اعتراضات کا جواب موجود ہے اور سورۃ الشوریٰ میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش کا ذکر ہے، ان کے درمیان ہم خیال کرتے ہیں کہ خلاء ہے، ایسا نہیں بلکہ اس کے درمیان بہت سی دُنیائیں موجود ہیں۔ سورۃ الانبیاء میں بیان ہوا ہے کہ جو زمین اور آسمان لپٹے ہوئے تھے اُسے ہم نے کھول دیا۔ آج سائنسدان بھی اسے مانتے ہیں۔ سائنسدان مانتے ہیں ایک چھوٹی سی چیز سے کائنات کو وسیع بنایا گیا ہے۔ آسمان کو ایک چھت کے طور پر بنایا گیا اور پھر ایک ایسا نظام ہماری حفاظت کے لئے اردگرد بنایا گیا ہے۔

افتتاحی خطاب کے بعد کلاس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ کلاس میں میں تفسیر القرآن، ترجمۃ القرآن، حفظ القرآن، حدیث، تبلیغ، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت، موازنہ مذاہب، فقہ، تلقین عمل (پردہ، مطالعہ کتب کی اہمیت اور وصیت) تبلیغی سٹال، sport وغیرہ جیسے مضامین پڑھائے گئے۔

یہ کلاس تہجد اور صبح کی نماز سے شروع ہو کر رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہتی۔ کلاس کے بعد شرکاء نے اکثر وقت نصاب یاد کرنے میں گزارہ۔ اس دفعہ تعلیم القرآن کلاس کو یہ بھی اعزاز حاصل ہوا کہ مکرم ومحترم نیشنل امیر صاحب جرمنی نے دونوں کلاسوں کا دورہ کیا اور اپنی بیش قیمتی نصائح سے شرکاء کو نوازہ نیز طلبہ اور طالبات کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ اس کے علاوہ مربیان میں سے محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج اور محترم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب نے بھی تدریس کے فرائض سرانجام دیئے۔

کلاس کی حاضری مرد شرکاء 50، لجنہ 55، انتظامیہ 25 و دیگر 20 افراد رہی۔ اس کلاس کو کامیاب بنانے میں جن لوگوں نے بھی مدد کی، اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا سے نوازے نیز آئندہ بھی ایسی بابرکت کلاس کروانے کی ہمیں بہترین رنگ میں توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل وکرم سے ہر طرح کے نیک اثرات مرتب فرمائے، آمین۔ (رپورٹ محمد یحیٰ الیاس، ناظم اعلیٰ تعلیم القرآن کلاس ہیسن Süd ولوکل امارت ڈارمسٹڈ)

تعلیم القرآن کلاس ریجن بادن

مورخہ 2 تا 6 جنوری 2005ء بادن ریجن میں سالانہ تعلیم القرآن کلاس بمقام نماز سنٹر اپیل ہائم جماعت ہائیڈل برگ منعقد ہوئی، اس کلاس کا افتتاح مورخہ ۲ جنوری بروز اتوار صبح 11.00 بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد مکرم مبشر احمد طاہر صاحب ریجنل امیر بادن نے اس کلاس کی اہمیت سے طلبا کو آگاہ کیا نیز کلاس کے اغراض و مقاصد بتائے۔ اسکے بعد مکرم ومحترم مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ نے "موازنہ مذاہب" کے مضمون سے کلاس کا آغاز کیا۔ اس کلاس میں بھی نصاب کے مطابق مضامین پڑھائے گئے۔ یہ کلاس روزانہ صبح دس بجے سے رات آٹھ بجے تک جاری رہی جسکے دوران (کھانے اور نمازوں کے وقفہ کے علاوہ) طلباء کے لیے ہلکی پھلکی کھیلوں کے لیئے وقفہ بھی کیا گیا۔ تدریس کے فرائض مکرم مبارک احمد تنویر صاحب، مکرم منیر احمد منور صاحب مربیان سلسلہ ومکرم مبشر احمد طاہر صاحب ریجنل امیر بادن، مکرم مقصود احمد علوی صاحب آف سٹگارٹ، اور خاکسار محمد ادریس مبارک صدر جماعت ہائیڈل برگ نے انجام دیئے۔ مورخہ ۵ جنوری بروز بُدھ کلاس کے تمام شرکاء کو بعد نماز ظہر وعصر ہائیڈلبرگ شہر اور اس کے مشہور قلعہ کی سیر کرائی گئی۔ کلاس کے آخری روز تمام شرکاء کا نصاب میں سے تحریری وزبانی، اردو وجرمن زبانوں میں امتحان لیا گیا۔

اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم مبشر احمد طاہر صاحب ریجنل امیر بادن تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد خاکسار نے کلاس کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ مکرم ریجنل امیر صاحب نے اپنی اختتامی تقریر میں شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "اس کلاس میں آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اسے گھر جا کر دہرائیں، اور جو کچھ سیکھا ہے اسے اپنے والدین بہن بھائیوں کو بھی بتائیں اور اس پر عمل بھی کریں۔ ہمیشہ والدین کی اطاعت کریں، ہر حال میں ان کا کہنا مانیں۔" مکرم امیر صاحب نے مختلف مثالوں سے اطاعت والدین کی اہمیت بیان فرمائی۔ اس کے بعد امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبا میں انعامات تقسیم کیئے گئے جبکہ کلاس کے تمام شرکاء کو شمولیت کی اسناد دی گئیں۔ آخر میں مکرم ریجنل امیر صاحب نے مکرم شکیل احمد بٹ صاحب ریجنل قائد بادن سے درخواست کی کہ اختتامی دعا کروائیں۔ اس کے ساتھ ہی پانچ روزہ کلاس کا اختتام ہوا۔ ریجن کی بارہ جماعتوں میں سے دس جماعتوں کی روزانہ اوسط حاضری چالیس رہی۔

(رپورٹ: محمد ادریس مبارک، ناظم اعلیٰ تعلیم القرآن کلاس)

پسر موعود کون؟

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسب فرمودہ الٰہی ایک لڑکے کا اشتہار دیا اور اس کی بہت صفت و ثناء لکھی گئی تو کچھ معترضین نے اعتراض کئے۔ ان اعتراضوں میں سے ایک اعتراض یہ بھی تھا کہ لڑکے ہوا ہی کرتے ہیں اس کی پیدائش کی میعاد بتلائی جائے۔ پس حضرت اقدس علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے نو سال کی میعاد مقرر کی۔ غیر تو یونہی سے باتیں بنا بنا کے چپ ہو گئے مگر ہمیں اور تمام احمدیوں کو ایسا شوق ہوا کہ ایک ایک دن گنتے رہے اور بعض ہم میں سے زبانی اور خطوں کے ذریعہ سے حضرت اقدس علیہ السلام سے دریافت کرتے رہے اور جب آٹھ سال ان نو سال سے گذر گئے تو بہت اشتیاق بڑھ گیا۔

دیدہ لبریزم سراپا انتظاری کیستم
ذوق دیداری کہ دارم بے قراری کیستم

مختصر یہ کہ جب ساڑھے آٹھ سال گذر کر چھ مہینے، نو سال کی میعاد میں باقی رہ گئے اور کئی لڑکے اور لڑکیاں پیدا ہو گئے تو چاروں طرف سے احباب کے خط آنے لگے۔ کچھ میرے پاس اور کچھ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اور کچھ حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں۔ اور جو صاحب دارالامان میں آتے وہ دریافت کرتے۔ حضرت اقدس علیہ السلام فرماتے کہ ابھی ہم پر خدا تعالیٰ نے پورے طور پر اس امر کو نہیں کھولا اور جتنا جتنا آپ پر انکشاف ہوتا تھا وہ فرما دیا کرتے تھے۔ لیکن تھوڑی میعاد رہنے اور لوگوں کے سوال کرنے پر اور نیز مولوی صاحب کے اصرار پر کہ لوگوں کے خطوط آتے ہیں، ہم کیا جواب دیں اور میں نے بہت سا عرض کیا تو فرمایا کہ ہاں اب توجہ الی اللہ کریں گے اور دُعاء کریں گے تا کہ ان موجودہ لڑکوں میں سے موعود لڑکے کی تعیین ہو جاوے یا اور ہو تو وہ معلوم ہو جاوے۔ جب کئی روز ہو گئے تو صبح کی نماز کے لئے حضرت تشریف لائے اور کھڑے کھڑے فرمایا کہ ایک گھنٹہ ہوا ہوگا ہم نے دیکھا کہ والدہ محمود قرآن شریف آگے رکھے ہوئے پڑھتی ہیں۔ جب یہ آیت پڑھی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۔ جب اولٰئک پڑھا تو محمود سامنے آ کھڑا ہوا، پھر دوبارہ پڑھا تو بشیر آ کھڑا ہوا، پھر شریف آ گیا۔ پھر فرمایا جو پہلے ہے وہ پہلے ہے۔ پھر کچھ دنوں کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سے بہت تفصیلی باتیں کیں اور بہت سے واقعات جو آپ کے بعد ہونے والے تھے وہ بیان کر رہے تھے جو میں بھی پہنچ گیا اور سلسلہ کلام جاری رہا فرمایا "خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ہمارے سلسلہ میں بھی سخت تفرقہ پڑے گا اور فتنہ انداز اور ہوا و ہوس کے بندے جدا ہو جائیں گے پھر خدا تعالیٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا باقی جو کٹنے کے لائق اور راستی سے تعلق نہیں رکھتے اور فتنہ پرداز ہیں وہ کٹ جائیں گے اور دنیا میں ایک حشر برپا ہو گا وہ اول الحشر ہو گا۔ اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت وخون ہو گا کہ زمین خون سے بھر جائے گی اور ہر ایک بادشاہ کی رعایا بھی آپس میں خوفناک لڑائی کرے گی۔ ایک عالمگیر تباہی آوے گی اور اس تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہو گا۔ صاحبزادہ صاحب (خاکسار راقم کو فرمایا) اس وقت میرا لڑکا موعود ہو گا خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہو گی اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ تم اس موعود کو پہچان لینا۔ یہ ایک بہت بڑا نشان پسر موعود کی شناخت کا ہے۔"

مولوی صاحب موصوف مرحوم نے باہر نکل کر حضرت اقدس کی اس بات کو دہرایا اور مجھے فرمایا "پیر صاحب تم کو مبارک ہو، میں نے کہا کیسی مبارک باد فرمایا تم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان نہیں سنا کہ خاص تم سے مخاطب ہو کے فرمایا کہ تم اس ولد موعود کو پہچان لینا، مجھے نہیں فرمایا وہ ہنگامہ محشر تم دیکھو گے اور موعود کو بھی سو الحمدللہ وہ ہنگامہ محشر اور پسر موعود میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا اور مولود مسعود کو پہچانا۔

(تذکرۃ المہدیؑ، حصہ دوم از پیر سراج الحق نعمانیؓ صفحہ 273، 275)

سیلاب سے متاثرہ ایشیائی ممالک کے لئے امدادی اسٹال

جماعت موزباخ جرمنی نے مؤرخہ 8 جنوری کو کھانے پینے کی اشیاء کا ایک اسٹال سیلاب سے متاثرہ ایشیائی ممالک کی امداد کے لئے لگایا۔ اس سلسلے میں ایک اخبار Rhein Necker Zeitung نے تعاون کرتے ہوئے دو دن پہلے اس کی تشہیر کی۔ ایک دن پہلے جماعت کے اکثر اراکین نے مل کر سموسے اور پکوڑے بنائے نیز اسٹال پر ڈیوٹی بھی دی۔ اس اسٹال سے 932 یوروز کی آمدنی ہوئی۔ مؤرخہ 10 جنوری کی صبح ایک سادہ سی تقریب میں شہر موزباخ کے مئیر کے سپرد یہ رقم کی گئی اور جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ مئیر نے جماعت کے تعاون کی بہت تعریف کی اور کہا کہ میں جماعت کو اس کے وقار عمل کے حوالے سے جانتا ہوں، آپ ہر سال یکم جنوری کو شہر کی صفائی میں ہماری مدد کرتے ہیں۔ اخبارات نے فوٹوز کے ساتھ اس تقریب کی خبر شائع کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(رپورٹ عبدالحمید، صدر جماعت موزباخ)